بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۲۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۶ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ ۲۷ تبوک ۱۳۵۹ ہش ۲۷ ستمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۱۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعودؑ

انسان کی پیدائش کا مقصد خدا تعالیٰ کو پہچاننا ہے

انسان نہ اپنی مرضی سے آیا نہ اپنی مرضی سے جائیگا اس لئے وہ اپنی زندگی کا مقصد خود مقرر نہیں کر سکتا

"اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں مگر وہ مدعا جو خدا تعالیٰ اپنے کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ (الطور ۵۷)

یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۰۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا ۳۶ واں سالانہ اجتماع مورخہ ۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ خدام ابھی سے بھرپور تیاری شروع کر دیں۔ قائدین کرام مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۳ تبوک/ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں واشنگٹن سے آمدہ حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام بنام امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنے خاص فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورے کی کامیابیوں میں بے پناہ اضافہ کرتا چلا جائے اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے۔ اور معجزانہ تائید و نصرت سے نوازے آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں اضافے کمزوری اور ٹانگوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے ٹانگوں میں درد کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو رہا ہے۔ احباب کرام خصوصی توجہ سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

• سابق مبلغ بخارا مکرم مولانا ظہور حسین صاحب فاضل کئی روز سے بیمار ہیں۔ آجکل حالت زیادہ خراب ہے۔ اور دعاؤں کی زیادہ ضرورت ہے احباب کرام اس مخلص خادم سلسلہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبے کے پیش نظر جہاں امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ وہ فیل ہو) اپنے نتیجے سے بذریعہ خط اطلاع دے گا وہاں ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست خدمت اقدس میں ارسال کر دے گی

۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے۔ وہ انکی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی"

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

۲۷ تبوک ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسوسناک تنازعہ

عراق اور ایران ، دو اسلامی ممالک میں سرحدی آویزشیں جنگ کی شکل میں بدل گئی ہیں۔ اور دونوں طرف سے شدید جنگ شروع ہو گئی ہے اور فریقین حسب معمول اپنی اپنی کامیابیوں کے دعوے کر رہے ہیں۔

ایک ایسی صورت حال میں جبکہ القدس کا مسئلہ مسلمانان عالم کی توجہ کا مرکز ہونا چاہیئے۔ دو مسلمان ممالک کے درمیان یہ چھیڑ چھاڑ کسی بھی اعتبار سے مستحسن قرار نہیں دی جا سکتی۔ اس سے کون خوش ہوگا؟ مسلمان کا ازلی دشمن اسرائیل! اس ملک کو خوش کرنے کے لئے دو اسلامی ممالک ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو یہ صورت حال کتنی مہیب اور افسوسناک نظر آتی ہے۔

قرآن کریم نے دُنیا کے ہر پہلو پر بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں۔ قوموں کے درمیان ، فرقوں کے درمیان اور گروہوں کے درمیان اتحاد کے لئے بھی ایک بنیادی اصول یہ مقرر فرمایا ہے کہ ان باتوں پر اتحاد کر لو جو کہ دونوں کے درمیان مشترک ہیں۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو دو اسلامی ممالک کے درمیان چند محض فروعی اور ضمنی سرحدی جھگڑوں کو چھوڑ کر کوئی بنائے فساد نظر نہیں آتی۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان مشترکہ اصولوں اور عقائد و ایمانیات کو دیکھا جائے تو خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت وہ انتہائی نکتہ قرار پاتی ہے جس کے بعد دو مسلمانوں کا آپس میں لڑنے کا کوئی جواز ہی باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ سب مسائل آپس میں گفتگو اور بحث و مباحثہ سے طے ہو سکتے ہیں۔

موجودہ بین الاقوامی صورت حال میں جبکہ بڑی طاقتیں چھوٹے ممالک اور ترقی پذیر ملکوں کی آزادی کی روش سے پریشان ہیں۔ ایسی آویزش دو ترقی پذیر ممالک کو آپس میں لڑا کر کمزور کر سکتی ہے جس سے علاقے میں بڑی طاقتوں کا عمل دخل بڑھے گا اور چھوٹے ملکوں کے عدم تحفظ کی صورت حال میں اضافہ ہوگا۔ ہمسایہ ملکوں میں بھی اسلحے کی طلب بڑھے گی اور یوں علاقے میں عوام کی بہتری کے منصوبوں پر رقوم خرچ کرنے کی بجائے گولہ بارود کے ذخائر جمع کرنے پر رقوم کا ضیاع کیا جائے گا اور عام آدمی کے مسائل میں دن بدن مزید اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

ایران اور عراق کا یہ تنازعہ اسلامی ملکوں کے اتحاد میں ایک بڑی دراڑ ڈال دے گا۔ لازماً کچھ ممالک عراق کا اور کچھ ایران کا ساتھ دیں گے اور یوں نفاق اور انتشار کا ایک نیا بیج بویا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس نااتفاقی کے بدنتائج سے بچائے اور اسلامی ملکوں کو آپس میں لڑنے سے بچائے۔ آمین۔

ہمیں ہیں!

وہ نالے رحمتیں برسا رہے ہیں
جو ہو کے آسماں سے آ رہے ہیں

ہمیں ہیں جو حریمِ کبریا کو
شمیمِ عشق سے مہکا رہے ہیں

ہمیں ہیں جو پیامِ مصطفےٰ کو
بلادِ غیر میں پہنچا رہے ہیں

ہمیں ہیں جو فلک کی وسعتوں میں
عَلَم اسلام کا لہرا رہے ہیں

ہمیں ہیں جو کہ اطرافِ جہاں میں
کلامِ پاک کو پھیلا رہے ہیں

ثریا پر جو ایماں جا چکا تھا
ثریا سے وہ ایماں لا رہے ہیں

وہی مَے ہے وہی ہے دستِ ساقی
نہ جانے آپ کیوں گھبرا رہے ہیں

عروجِ ابنِ آدم اللہ اللہ
نجومِ آسماں شرما رہے ہیں

یہ منزل کونسی منزل ہے یارب
ملائک آ رہے ہیں جا رہے ہیں

محبت ہے مبشرؔ اپنا شیوہ
محبت کے ترانے گا رہے ہیں

(مبشر احمد راجیکی۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال آمد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امّ الصّفات مالکیت کے تحت صفاتِ الٰہیہ

مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم بی۔ اے شاہد مربی سلسلہ

—(۵)—

۴۰۔ مُبْتَلِیْ :۔

کھرے اور کھوٹے کو پرکھنے والا امتحان لینے والا۔ ظاہر کرنے والا۔ انعام کرنے والا۔ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَھَرٍ۔

(البقرۃ ع ۳۳)

بے شک اللہ تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرنے والا۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ۔

(البقرۃ ع ۱۵)

۴۱۔ القادر :۔

قدرت والا۔ فرمایا:۔

قُلْ ھُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ۔

۴۲۔ المقتدر :

صاحب مقدرت۔ مقتدر اور قادر کے معنی تو ایک ہی ہیں البتہ مقتدر مبالغہ کا صیغہ ہے فرمایا

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ

حضرت امام الزمان فرماتے ہیں:۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کی قدرت میں جو ایک خصوصیت ہے جس سے وہ خدا کہلاتا ہے وہ روحانی اور جسمانی قوتوں کے پیدا کرنے کی خاصیت ہے مثلاً جانداروں کے جسم کو جو اس نے آنکھیں عطا کیں۔ اس کام میں اس کا اصل کمال یہ نہیں کہ اس نے یہ آنکھیں بنائیں بلکہ کمال یہ ہے کہ اس نے ذرّات جسم میں پہلے سے یہ پوشیدہ طاقتیں پیدا کر رکھی تھیں جن میں بینائی کا نور ہو سکے۔ پس اگر وہ طاقتیں خود بخود ہیں تو پھر خدا کچھ بھی چیز نہیں کیونکہ جو شخص "گھی سنوارے سالنا بڑی بہو کا نام۔" اس بینائی کو وہ طاقتیں پیدا کرتی ہیں۔ خدا کو اس میں کچھ دخل نہیں اور اگر ذرّاتِ عالم میں وہ طاقتیں نہ ہوتیں تو خدائی بے کار رہ جاتی۔ پس ظاہر ہے کہ خدائی کا تمام مدار اس پر ہے کہ اس نے روحوں اور ذرّاتِ عالم کی تمام قوتیں خود پیدا کی ہیں۔ اور کرتا ہے۔ اور خود ان میں طرح طرح کے خواص رکھے ہیں اور رکھتا ہے۔ پس وہی خواص جوڑنے کے وقت اپنا کرشمہ دکھلاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے خدا کے ساتھ کوئی موجد برابر نہیں ہو سکتا۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۲۲، ۲۳)

یہ خدا تعالیٰ کی ایسی صفات ہے کہ اس اور ان میں جدا جدا خاصیتیں اور طاقتیں رکھیں۔ ان قوتوں اور خاصیتوں کو ہر شے کے ایٹم میں جدا جدا پیدا کرنا اور ایک تنوع انہیں رکھنا یہ اس کی قدرت کا ایک زبردست ثبوت اور اس کی خدائی کے ثابت کرنے کے لئے بہت بڑی دلیل ہے۔

۴۱۔ الخافض :۔

نافرمانوں کو پست کرنے والا یہ صفت الرافع کے بالمقابل ہے یعنی اس میں رفع کی نفی پائی جاتی ہے۔ نیک لوگوں کا تو اللہ تعالیٰ رفع فرماتا ہے اور وہ بھی ساتویں آسمان تک یعنی روحانیت کی انتہائی رفعتیں انہیں عطا کر دیتا ہے اور ان کے بالمقابل منکرین پست ہوتے ہوتے قعر مذلت میں جا پڑتے ہیں

۴۲۔ المتوفی :۔

وفات دینے والا طبعی موت سے مارنے والا۔ فرمایا:۔

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ

(آل عمران)

میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔

۴۳۔ اَلْمُمِیْتُ :

مارنے والا۔ موت کسی مفہوم میں ہو فرمایا:۔

وَاللّٰہُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ۔

زندگی کو پیدا بھی وہی کرتا ہے اور ختم بھی وہی کرتا ہے۔ ابتداء و انتہاء کا وہی مالک ہے۔

۴۴۔ اَلْبَاقِیْ :۔

باقی رہنے والا۔ جو کبھی فنا نہ ہو۔ لا فانی۔ جیسا کہ سورۃ رحمٰن میں فرمایا:۔

وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ۔

۴۵۔ اَلْوَارِثُ :۔

تمام موجودات کے بعد باقی رہنے والا۔ فرمایا:۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ۔

۴۶۔ اَلْجَامِعُ :۔

تمام مخلوقات کو جمع کرنے والا اور تمام کمالات کا جامع فرمایا:۔

رَبَّنَآ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ۔

(النساء ع ۱۳)

میں جامع المنافقین بھی آیا ہے یعنی جزا اور سزا سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تمام مخلوقات کو جمع کرکے لائے اور اپنی مالکانہ تجلّی دکھائے۔

۴۷۔ اَلْجَلِیْلُ :۔

بزرگ قہری نشان ظاہر کرنے والا۔ انبیاء کی صداقت کے ثابت کرنے کے لئے اور اپنی ہستی کو منوانے کے لئے ہر زمانہ میں اس کی جلالت شان ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ فَتَدَبَّرُوْا۔

۴۸۔ العدل :۔

فیصلہ میں ظلم نہ کرنے والا۔ یہ صفت مالکیت کے تحت آتی ہے۔ مالکیت کی شان یہ ہے کہ چاہے تو اپنے پاس سے بڑھ چڑھ کر انعام و اکرام کرے اور عدل یہ ہے کہ سزا اتنی ہی دے جتنا سزاوار ہے یا اصلاح کیلئے کافی ہے اس میں ظلم کا شائبہ تک نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۹۔ الاوّل :۔

(ھُوَ الاَوَّلُ لَیسَ قَبلَہٗ شَیءٌ)

یعنی تمام موجودات و مخلوقات کو دیکھو تو خدا تعالےٰ کی ذات بابرکات اس سے پہلے موجود ہے۔ خدا تعالیٰ سے پہلے کوئی نہیں ہے۔

۵۰۔ الآخر :۔

(ھُوَ الآخِرُ لَیسَ بَعدَہٗ شَیءٌ)

یعنی ہر شے کے فنا اور زوال کے بعد اسی کی ذات پاک موجود رہے گی۔

۵۱۔ الظّاہر :۔

(وَھُوَ الظَّاھِرُ لَیسَ فَوقَہٗ شَیءٌ)

یعنی ہر چیز سے اوپر اور غالب وہی ہے اس کے اوپر کوئی شے غالب نہیں اور وہی ظاہر ہے باقی سب لاشی ہیں۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
(درثمین)

۵۲۔ الباطن :۔

(ھُوَ البَاطِنُ لَیسَ دُونَہٗ شَیءٌ)

وہی ہر شے کے بطن میں ہے کیونکہ ہر شے اس کی مخلوق ہے۔ لہٰذا ہر شے پر خالق کی چھاپ ہے مگر وہ دیکھنے والی نظر چاہیے۔

سورہ حدید میں فرمایا ہے۔

ھُوَ الاَوَّلُ وَالآخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیءٍ عَلِیمٌ

۵۳۔ ذُوالعَرش :۔

صاحب عرش۔ فرمایا:۔

فَادعُوا اللّٰہَ مُخلِصِینَ لَہُ الدِّینَ وَلَو کَرِہَ الکَافِرُونَ ہ
رَفِیعُ الدَّرَجٰتِ ذُوالعَرشِ یُلقِی الرُّوحَ مِن اَمرِہٖ عَلٰی مَن یَّشَآءُ مِن عِبَادِہٖ لِیُنذِرَ یَومَ التَّلَاقِ ہ

(مومن ع ۲)

پس اللہ تعالےٰ کو ہی پورے مخلص ہو کر پکارو۔ خواہ کافر برا ہی مناتے رہیں۔ وہ اللہ جو بڑے بلند درجوں والا ہے۔ عرش کا مالک ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تا کہ وہ مامور و ملہم ان کو قیامت کے دن سے ڈرائے

۲۔ ذُوالعَرشِ المَجِیدُ

(سورۃ بروج)

۳۔ ذِی قُوَّۃٍ عِندَ ذِی العَرشِ مَکِینٍ

(تکویر)

۴۔ قُل لَّو کَانَ مَعَہٗ اٰلِھَۃٌ کَمَا یَقُولُونَ اِذًا لَّابتَغَوا اِلٰی ذِی العَرشِ سَبِیلًا

(بنی اسرائیل ع ۵)

یعنی اے نبی کہدو اگر اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسا کہ یہ لوگ بتاتے ہیں تو تب تو وہ مالک العرش ہے وہ کوئی راہ ڈھونڈتے ہیں۔ (یعنی محکوم ہو کر کیوں رہتے)

پس جاننا چاہیئے کہ جمہور کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ عرش جسمانی اور مخلوق چیز ہے جس پر خدا بیٹھا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عرش کوئی محدود اور مخلوق شے نہیں۔ خدا تعالےٰ نے جابجا فرمایا کہ ہر وہ چیز جو وجود رکھتی ہے اس کو میں ہی پیدا کرتا ہوں۔ زمین و آسمان ان کی قوتیں اور ان کے ذرات کی خاصیتیں اور روحوں کی تمام قوتیں خدا تعالےٰ کہتا ہے میں ہی پیدا کرتا ہوں۔ میں اپنی ذات میں قائم ہوں اور ہر ایک چیز میرے ساتھ قائم ہے۔ ہر ایک ذرہ اور تمام موجودات میرے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ مگر کہیں نہیں کہا کہ عرش بھی کوئی جسمانی چیز ہے جس کو میں نے تخلیق کیا ہے۔

اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"عرش سے مراد قرآن کریم میں وہ مقام ہے جو تشبیہی مرتبہ سے بالاتر اور ہر ایک عالم سے برتر اور نہاں در نہاں اور تقدس اور تنزّہ کا مقام ہے وہ کوئی ایسی جگہ نہیں کہ پتھر یا اینٹ یا کسی اور چیز سے بنائی گئی ہو۔ اور خدا اس پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس لئے عرش کو غیر مخلوق کہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ جیسا کہ فرماتا ہے کبھی مومن کے دل پر تجلّی کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ فرماتا ہے کہ عرش پر اس کی تجلّی ہوتی ہے اور صاف طور پر فرماتا ہے کہ ہر ایک چیز کو میں نے اٹھایا ہوا ہے یہ کہیں نہیں کہا کہ کسی چیز نے مجھے بھی اٹھایا ہوا ہے اور عرش جو ہر ایک عالم سے بڑھ کر مقام ہے وہ اس کی تنزیہی صفات کا مظہر ہے۔ اور ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ ازل سے اور قدیم سے خدا میں دو صفتیں ہیں۔ ایک صفت تشبیہی دوسری صفت تنزیہی اور چونکہ خدا کے کلام میں دونوں صفات کا بیان کرنا ضروری تھا۔ یعنی ایک تشبیہی صفت دوسری تنزیہی صفت۔ اس لئے خدا نے تشبیہی صفات کے اظہار کے لئے اپنے ہاتھ۔ آنکھ، محبت غضب وغیرہ صفات قرآن شریف میں بیان فرمائے اور پھر جب کہ احتمال تشبیہ کا پیدا ہوا تو بعض جگہ لَیسَ کَمِثلِہٖ کہدیا اور بعض جگہ ثُمَّ استَوٰی عَلَی العَرشِ کہدیا۔ جیسا کہ سورۃ رعد میں بھی یہ آیت ہے

اَللّٰہُ الَّذِی رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیرِ عَمَدٍ تَرَونَھَا ثُمَّ استَوٰی عَلَی العَرشِ۔

ترجمہ:۔ تمہارا خدا وہ خدا ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ اس آیت کے ظاہری معنوں کی رو سے اس جگہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پہلے خدا کا عرش پر قرار نہ تھا؟ اس کا یہی جواب ہے کہ عرش کوئی جسمانی چیز نہیں ہے۔ بلکہ وراء الورا ہونے کی ایک حالت ہے جو اس کی صفت ہے پس جب کہ خدا تعالےٰ نے زمین و آسمان اور ہر ایک چیز کو پیدا کیا اور ظلّی طور پر اپنے نور سے سورج چاند اور ستاروں کو نور بخشا اور انسان کو بھی استعارہ کے طور پر اپنی شکل پر پیدا کیا اور اپنے اخلاق کریمہ اس میں پھونک دیئے تو اس طور سے خدا نے اپنے لئے ایک تشبیہ قائم کی۔ مگر چونکہ وہ ہر ایک تشبیہ سے پاک ہے اس لئے عرش پر قرار پکڑنے سے اپنے تنزّہ کا ذکر کر دیا۔ خلاصہ یہ کہ وہ سب کچھ پیدا کر کے پھر مخلوق کا عین نہیں ہے بلکہ سب سے الگ وراء الورا مقام پر ہے۔

(چشمۂ معرفت ص ۲۶۲ تا ص ۲۶۶ روحانی خزائن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ تکبر کرنیوالوں سے پیار نہیں کرتا

(مکرم صفدر حسین صاحب عباسی مربی سلسلہ مقیم چک منگلا ضلع سرگودھا)

خدا تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور کام کرنے کے لئے مختلف قوتیں ہمیں عطا کیں ہر قسم کی نعمتوں سے اس نے نوازا لیکن ہم میں سے بہت کم ہیں جو اپنی زندگی کے اصل مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ بہت کم ہیں جو یہ سوچتے ہیں کہ آخر ہماری پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کوئی چیز بھی بے فائدہ پیدا نہیں کی لیکن افسوس کہ انسان غور و فکر سے کام نہیں لیتا اور اپنی زندگی کو فضول خواہشات اور لہو و لعب میں گذار کر ضائع کر دیتا ہے اور اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر نہیں کرتا۔

اگر کبھی فرصت کے اوقات میں اس مسئلہ پر سوچیں تو معلوم ہوگا کہ ہماری زندگی ایک خواب ہے جو کچھ دیر قائم رہنے کے بعد بکھر جاتا ہے انسان کی حالت تو سمندر کے اس بلبلہ کی سی ہے کہ جو کچھ دیر کے لئے سمندر کی سطح پر نظر آتا ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے معدوم ہو جاتا ہے۔

لیکن یہ کمزور اور ناتواں انسان جب اس کو تھوڑی سی عزت و دولت نصیب ہوتی ہے تو یہ بڑا بن بیٹھتا ہے اور اس کے سر پر تکبر اور بڑائی کا شیطان سوار ہو جاتا ہے۔ انسان اپنی حیثیت پر غور کرے تو اسے معلوم ہو کہ وہ تو ایک لقمہ بھی اپنی مرضی سے نہیں اٹھا سکتا اور ساری عمر بھی کوشش کرتا رہے تو کیڑے کا ایک پاؤں بنانے سے بھی عاجز ہے تو پھر کیا ایسی حالت میں تکبر اس کو زیب دیتا ہے۔ انسان کیوں نہیں سمجھتا کہ اس کو جو چیز بھی ملتی ہے وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے اور اگر اس میں کوئی خوبی پائی جاتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہے اور اگر اس میں کوئی کمال پایا جاتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا عطیہ ہے اسی کی نگاہ ان تمام باتوں کو نظر انداز کر کے صرف ذاتی بڑائی کو اپنے سامنے کیوں رکھ لیتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے جو کچھ حاصل کیا ہے اپنے زورِ بازو سے کیا ہے۔

خشیت اللہ جس چیز سے ہمیں باز رکھتی ہے یا قرآن کریم کی رو سے اللہ تعالیٰ جس بات سے ناراض ہو جاتا ہے اور نفرت کرنے لگتا ہے وہ ہے تکبر یعنی عاجزی کا فقدان گویا کسی آدمی کا مختلف شکلوں میں خود کو بڑا سمجھنا یا خود کو دوسروں سے بلند قرار دینا تکبر ہے۔ کسی کے دل میں زیادہ پیسہ غرور اور تکبر پیدا کر دیتا ہے۔ یا کسی کے پاس سیاسی اقتدار ہوتا ہے تو وہ بعض اوقات متکبر بن جاتا ہے۔ کسی کے پاس علم ہوتا ہے یا کسی کو کوئی مہارت حاصل ہوتی ہے جو وہ اسے متکبر بنا دیتی ہے وغیرہ وغیرہ بیسیوں باتیں ہیں جن کے نتیجہ میں بعض دفعہ انسان تکبر کرنے لگتا ہے اور تکبر کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ"

(الاعراف آیت ۴۱)

دوسری جگہ فرمایا۔

"اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ"

(النحل: ع ۲)

یعنی اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں سے پیار نہیں کرتا اور ایسے لوگوں سے نفرت کرتا ہے۔

احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بڑائی بیان کی اور پھر فرمایا "وَلَا فَخْرَ" میں کوئی فخر نہیں کرتا کیونکہ مجھے یہ خوبی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ مومن باوجود بڑائی حاصل ہونے کے تفاخر سے کام نہیں لیتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ جو چیز میرے لئے موجب فخر ہے وہ مجھے خود بخود حاصل نہیں ہوئی بلکہ میرے اندر اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے ...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایکدم میں اَسْفَلُ السَّافِلِيْن میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کرے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایکدم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدتِ دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے .... اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو" (نزول المسیح صفحہ ۲۳-۲۵)

(باقی صفحہ پر)

بقیہ صفحہ ۴:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ام الصفات مالکیت کے تحت صفاتِ الٰہیہ

پھر آپؑ خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق عمومی رنگ میں فرماتے ہیں۔

"آج کل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں۔ عیسائیوں نے بھی بہت کچھ زور مارا اور لکھا ہے لیکن جو کچھ کہا اور لکھا ہے۔ وہ اسلام کے خدا کی بابت ہی لکھا ہے۔ نہ کہ ایک مردہ مصلوب اور عاجز خدا کی بابت۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود پر قلم اٹھائے گا۔ اس کو آخر کار اسی خدا کی طرف آنا پڑے گا۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ کیونکہ صحیفۂ فطرت کے ایک ایک پتے میں اس کا پتہ ملتا ہے اور بالطبع انسان اسی خدا کا نقش اپنے اندر رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۷۹)

پھر آپ نے فرمایا

"اسلام کا خدا ہی سچا خدا ہے جو آئینہ قانونِ قدرت اور صحیفۂ فطرت سے نظر آ رہا ہے۔ اسلام نے کوئی نیا خدا پیش نہیں کیا۔ بلکہ وہی خدا پیش ہے جو انسان کا نورِ قلب اور انسان کا کانشنس اور زمین و آسمان پیش کر رہا ہے"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۵)

آخر میں عرض ہے کہ صفات باری تعالیٰ کا مضمون ایک سمندر ہے۔ جس کے کچھ قطرات پیش ہیں۔ بنیادی طور پر صفات باری کا کسی قدر سمجھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ تا اس کی عبادت میں چاشنی پیدا ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وللّٰہِ الاسماء الحسنٰی فادعوہ بھا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون ما کانوا یعملون

(اعراف ع ۲۲)

اللہ تعالیٰ کے لئے تو اچھے ہی نام ہیں انہی ناموں سے اس کو پکارو اور ان لوگوں سے علیحدہ ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے اسماء میں الحاد کرتے ہیں وہ عنقریب اپنی کرتوتوں کا بدلہ پا لیں گے۔

کسی نے خدا کا نام لات و منات ھبل عزیٰ رکھ دیا کسی نے یزدان اور کسی نے تثلیث کے اقنوم ثلاثہ کے نام خدا کو دے دیئے اور کسی نے قبر پرستی کے ذریعہ سے سینکڑوں چھوٹے موٹے خدا بنا لئے۔ قرآن کریم کے مطابق یہ سب یلحدون فی اسمائہ کے مصداق ہیں۔

اور اسماء الحسنٰی کے ذریعہ سے دعا کرنا اور اسی کی صفات کو پیش نظر رکھنا قبولیتِ دعا کیلئے یہ بات اکسیر کا حکم رکھتی ہے قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق جو علم و عرفان کے دریا بہائے ہیں ان تک پہنچنا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل علیہ السلام نے جو بھی فرمایا ہے کہ پکارنے والا جب کسی صفت کے ذکر سے رب کو پکارتا ہے تو گویا وہ صفت اہتزاز کرتی ہے اور عالم میں تصرف کیا جاتا ہے مناسب اسباب پیدا کئے جاتے ہیں تا بمطابق دعا وجود پذیر ہو ان امور کو مدِ نظر رکھنے سے بہت سے روحانی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے حصۂ وافر عطا فرمائے آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین۔

⑤

سہ روزہ ریلی

مجلس اطفال الاحمدیہ حلقہ دارالرحمت شرقی الف نے مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ اگست کو سالانہ سہ روزہ ریلی کا انعقاد کیا۔ ریلی میں علمی و ورزشی مقابلے کروائے گئے۔ جن میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اطفال کو انعامات دیئے جائیں گے آخری روز کلوؤ جمیعاً بھی ہوا مورخہ ۲۶ اگست کو ریلی کا آخری اجلاس زیر صدارت خواجہ عبدالمومن صاحب ناظم اطفال منعقد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ریلی کے مفید نتائج پیدا فرمائے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(منتظم اطفال حلقہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ)

قائدین اضلاع توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ منعقدہ ۷-۸-۹ نومبر ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر جن اضلاع کی مجالس اطفال کی نمائندگی سو فیصد ہوگی ان کے اسماء الفضل اور تشحیذ میں شائع کیے جائیں گے۔

قائدین اضلاع اجتماع میں سو فیصد مجالس اطفال کی نمائندگی کی کوشش فرماویں۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم شیخ مبارک احمد سینئر ویلفیئر آفیسر ہیڈ کوارٹرز پاکستان ریلوے لاہور کی اہلیہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۵ ستمبر بروز سوموار نیشنل ہسپتال جناح کالونی فیصل آباد میں انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

دس سال قبل عزیزہ کا ایک گردہ بذریعہ اپریشن نکال دیا گیا تھا اب اچانک دوسرے گردے میں خرابی پیدا ہو گئی علاج کے باوجود گردہ نے کام کرنا چھوڑ دیا اور پھر خدائی تقدیر پوری ہو گئی اور عزیزہ ہمیں داغ مفارقت دے گئیں جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا اگلے روز ۱۶ ستمبر کو نماز فجر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ موصیہ تھیں اس لیے بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں قبر تیار ہونے پر محترم شیخ نور احمد صاحب منیر نے دعا کرائی۔

مرحومہ انتہائی مخلص۔ دیندار اور ارکان اسلام کی پابند تھیں اور سلسلہ سے گہرا تعلق تھا۔ خوش مزاج۔ خوش اخلاق حلیم طبع ہونے کی وجہ سے بہت ہر دل عزیز تھیں۔ مہمان نوازی اُن کا خاص وصف تھا عزیزہ کی جدائی ہم سب کیلئے بالخصوص عزیزم مبارک احمد اور ان کے بچوں کے لیے انتہائی کٹھن ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا فرمائیں نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ ایس ایم شریف۔
۳۳- بی اقبال ٹاؤن نارتھ ناظم آباد کراچی)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

:۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۷-۸-۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے مجلس شوریٰ کیلئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر مقرر ہے نیز قائدین نمائندگان کا انتخاب کروا کر ۱۵ اکتوبر تک نمائندگان کے اسماء سے مطلع فرماویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہارِ تشکر و درخواستِ دعا

ہمارے نہایت ہی پیارے محسن اور مشفق محترم چوہدری بنی احمد صاحب چیئرمین ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء بروز بدھ جب کہ آپ وطن سے دُور دیارِ غیر (لندن) میں تھے حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کی اچانک وفات پر ہمارے بہت سے عزیز و رشتہ داروں کے علاوہ لاتعداد احباب نے مرحوم کی وفات پر ہم سے ہر رنگ میں ہمدردی و تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ بذریعہ ٹیلیفون خطوط اور ذاتی ملاقاتوں میں ہم سے احباب کی طرف سے اظہار ہمدردی کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ جملہ احباب کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد اور مرکز سلسلہ کے بزرگوں اور جماعت احمدیہ کراچی کے کارکنوں و سرکردہ افراد نے بھی ہمارے زخمی دلوں کو اپنی ہمدردی، بے لوث خدمت و معاونت سے سکون بہم پہنچایا ہم سردست فرداً فرداً احباب و بزرگوں کی ہمدردی و خیر خواہی کا شکریہ ادا کرنے اور خطوط کے جواب تحریر کرنے سے قاصر ہیں۔ اسی لئے بذریعہ اعلان ہذا ہم سب دل کی گہرائیوں اور جذباتِ ممنونیت کے ساتھ سب کے شکر گذار ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ جملہ احباب کو اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے اور جماعت کے اندر للّٰہی محبت و اخوت کا ماحول ہمیشہ ترقی پذیر رہے۔ آمین۔

آخر میں ہم تمام احباب جماعت کی خدمت میں مؤدبانہ درخواستِ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم چوہدری بنی احمد صاحب کو اپنی رحمت کی چادر اور اپنی مغفرت کے سائے میں پناہ دے اور ہمارے دُکھی دلوں کیلئے سکون اور صبر کے سامان مہیا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین۔

(بیگم چوہدری بنی احمد صاحب، زبیر احمد چوہدری، جاوید احمد چوہدری، آصف احمد چوہدری، امین احمد چوہدری)

درخواستِ دعا

(۱) خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری مال ٹنڈو غلام علی کی لڑکی عزیزہ مبارکہ بیگم پیٹ میں شدید تکلیف کی وجہ سے لیاقت میڈیکل کالج ہسپتال جام شورو میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد سے جلد کامل صحت سے نوازے اور دراز عمر عطا فرمائے۔ آمین۔
(سلیم احمد سلیم چک ۱۵۱ ر ۔ ۵۔ ڈ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ)

(۲) خاکسار کے ہم زلف بشیر احمد اختر ریلوے گارڈ ملتان و ماما مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازیخان کچھ عرصہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں اور آجکل ریلوے ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(محمد عثمان کارکن دفتر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ ۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ تکبر کرنیوالوں سے پیار نہیں کرتا

بقیہ صفحہ ۵

پھر اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

؎ اے کرمِ خاکی چھوڑ دے کبر و غرور
زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو
؎ بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پس تکبر کرنے والا انسان شیطان کا دوست ہوتا ہے اور یہ ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنا ایک ایسا فعل ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کوئی انسان فیضانِ الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا اور نہ ہی خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں شامل ہو سکتا ہے۔ شیطان نے بھی اسی گھمنڈ میں اپنے آپ کو آدم سے بڑا سمجھا اور کہہ دیا تھا۔

"اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ۔ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ۔"

اور پھر نتیجہ اس کا کیا ہوا۔ بارگاہِ ایزدی سے مردود و مخذول ہوا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہانوں میں انسان کو رسوا کرتی ہے خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحّد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحّد ہونے کا دم مارتا تھا۔ مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا۔ جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوقِ لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۹۸)

سو ہم جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلام کے مرید خیال کرتے ہیں اس کے مرید جو انبیاء کی شان رکھنے کے باوجود اپنے آپ کو ایک عاجز اور نہایت ہی کمزور انسان تصور کرتا ہے۔ اس کے پیرو ہونے کے اعتبار سے ہمیں اپنی حقیقت پر غور کرنا چاہیئے۔ اور یہی یہ کہ:۔

؎ اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا
؎ چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے
؎ تقویٰ کی جڑ خدا کیلئے خاکساری ہے
عفت جو شرطِ دین ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

عشرہ وصولی وقفِ جدید

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام ۴ تا ۱۴ اگست "عشرہ وصولی وقفِ جدید" منایا گیا۔ منتظمین اطفال نے بڑی سرگرمی سے کام کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عشرہ میں دو ہزار روپے سے زائد وصولی کی گئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ منتظمین اطفال کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

جن حلقوں نے نمایاں کارکردگی کی ان کے نام درج ذیل ہیں:۔
(۱) دارالنصر غربی، (۲) دارالصدر شمالی (۳) عقب فضل عمر ہسپتال (۴) دارالعلوم جنوبی۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ ربوہ)

"مجلس شوریٰ کیلئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر مقرر ہوئی ہے بعد میں پہنچنے والی تجاویز پر غور نہیں ہو سکے گا"

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال

آج سے چھ سال قبل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ الودود نے فرمایا:۔

"ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاری کرنی ہے۔ اور درجہ بدرجہ ایسے کام سرانجام دینے ہیں کہ جو اگلی صدی کے دوران اسلام کے موعود غلبہ کے عظیم بالشان ظہور میں ممد و معاون ثابت ہو سکیں یہ کام درجہ بدرجہ جماعت کے سامنے آتے رہیں گے۔"

خدا تعالیٰ کا ہزاروں ہزار فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس عظیم منصوبہ کے کام جماعت کے سامنے آرہے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ یہ کام ہماری توقعات سے بہت زیادہ تیزی کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ یہ امر اس بات کا متقاضی ہے۔ کہ ہم مالی قربانیوں میں اپنے قدم اور تیز کر دیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

لازمی چندوں کے بقایا جات کی ادائیگی

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق اس سلسلہ کی چندیوں سے امداد نہیں کرتا۔ اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ۔ ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے۔ تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اتنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے۔"

(الحکم ۱۵ جولائی ۱۹۰۳ء)

پس لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور آئندہ ماہ بماہ ساتھ کے ساتھ چندہ جات کی ادائیگی فرماتے جائیں۔ تاکہ بعد میں آپ کو بقایا بھی ادا نہ کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دے گا۔ انشاء اللہ

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

موصیان کرام توجہ فرمائیں

ایک ضروری وضاحت

بعض موصی احباب اپنی جائیداد کی تشخیص مکمل کروانے کے بعد بھی اپنے ذمہ حصہ جائیداد کی واجب الادا رقم کی وصولی یا بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کے لئے نظامت تشخیص جائیداد موصیان کو لکھ دیتے ہیں جو درست نہیں۔ ہر موصی کی تشخیص جائیداد کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد مثل دفتر میں بھیج دی جاتی ہے۔ صیغہ ہذا کے سپرد صرف موصی احباب کی جائیداد کی تشخیص کا کام ہے۔ موصی کی جائیداد کی تشخیص مکمل ہونے پر پوری ادائیگی کے بعد کلیرنس سرٹیفکیٹ جاری کرنا، وصولی اور بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کا کام دفتر بہشتی مقبرہ کے سپرد ہے۔ لہٰذا تشخیص جائیداد کے علاوہ دیگر جملہ امور کے بارے میں تمام موصی احباب مکرم سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ ربوہ سے خط و کتابت فرمایا کریں۔ سوائے امور متعلقہ تشخیص جائیداد کے دیگر امور کے بارہ میں اگر صیغہ ہذا کو کوئی خط آئے گا۔ تو وہ سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کو بھجوا دیا جائے گا۔ اور وہی اس کا جواب دیں گے۔ مگر اس طرح تاخیر ہونے کا امکان ہے۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ صاحبہ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۸۰ء کو مختصر سی علالت کے بعد اچانک وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ والد بزرگوار مرزا گلزار حسین صاحب آف چکوال کو فوت ہوئے ابھی چھ ماہ کا ہی عرصہ گزرا تھا کہ یہ دوسرا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ والدہ صاحبہ کا تعلق فیض اللہ چک سے تھا۔ اور ملک فیض احمد فیض الرحمٰن صاحب آف گورداسپوری کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ نیک فطرت اور بہت سے اوصاف کی مالک تھیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ اور والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین

خلیل احمد مرزا جنیوا

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ اہلیہ مکرم تاج دین صاحب مانگٹ اونچے حافظ آباد کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان دنوں کافی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔

خلیل قیصر نفیس زری اینڈ ٹیلرز ہاؤس کالج روڈ ربوہ

۲۔ خاکسار کا بھتیجہ اور بھتیجی بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ ناصر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ

۳۔ میری ہمشیرہ امۃ المجید صاحبہ کا دل کا اپریشن جناح ہسپتال کراچی میں کامیاب طور پر ہو گیا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

عبدالمنان ناصر۔ ربوہ

آپ کی اپنی دکان

نفیس زری ہاؤس

ہمارے ہاں سے لیڈیز سپیشلسٹ سلمہ ستارہ۔ زری اور عام کڑھائی کا اعلیٰ معیار کا کام مناسب دام پر کروائیے۔ آزمائش شرط ہے۔

نفیس زری اینڈ ٹیلرز ہاؤس کالج روڈ ربوہ

لطیف موٹرز

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور

فون دفتر:۔ ۵۵۹۴۴

میاں عبداللطیف گھر: ۳۳۰۶۹۳

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

(حکیم نظام جان مرحوم والا)

گوجرانوالہ

چوک گھنٹہ گھر

ربوہ

بالمقابل ایوان محمود

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴